استحکام پاکستان منشیات کے خاتمہ کے ذریعہ ممکن ہے
قرآن اور تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں

ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

انسان فطرت کا وہ انمول ہیرا ہے جس کی چمک دمک سے کائنات کا حسن دو بالا ہوتا ہے یہ قدرت کا حسین شاہکار ہے جو ظاہری اور باطنی اوصاف ومحاسن کے اعتبار سے شکل وصورت اور جبلت وفطرت کے اعتبار سے "احسن تقویم" کہلاتا ہے مگر اس کے حسن کی بقاء وارتقاء ان اصول وقوانین کی پیروی میں مضمر ہے جو ایک کامل اور جامع شریعت کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں ۔ شریعت اسے ان رفعتوں سے ہمکنار کرنا چاہتی ہے جہاں یہ خدا کا قرب حاصل کر کے اس کائنات کی تخلیق وتعمیر اور تکمیل میں اپنا بھر پور کردار ادا کر سکے ۔ شریعت کے عطا کردہ اصولوں کی پاسداری انسان کی ظاہری و باطنی صحت وحسن کو جلا بخشتی اور اسے احسن تقویم کے مقام رفیع پر فائز کرتی اور ان سے انحراف اسے "اسفل السافلین" کی پستیوں اور کھائیوں میں گرانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ان ہی اصولوں میں سے ایک اہم اصول

یحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث(۱)

ہے جس کی رو سے ان تمام اشیاء کو جو انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کے لئے مفید تھیں حلال ٹھرایا گیا اور جو مضر ہیں انہیں حرام قرار دیا گیا ہے آج یہ حقیقت میڈیکل سائنس کے تجربات کی روشنی میں پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ منشیات کا استعمال انسانی صحت کے لئے حد درجہ مضر اور مہلک ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں معاشرہ مختلف سماجی برائیوں مثلاً

قتل و غارت گیری، تخریب کاری، فحاشی وعریانی، بے دینی اور اخلاقی بے راہروی کا شکار ہوتا ہے اور معاشرہ کا سکون اسی کی وجہ سے درہم برہم ہوتا ہے۔

آج کے اس دور میں منشیات کا وسیع پیمانہ پر روز افزوں استعمال بالخصوص نوجوان نسل

میں اس کا فروغ پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے یہ حقیقت ہے کہ اس کے عادی افراد واقوام نہ تو معاشرہ کے دوش بدوش چلنے کے قابل ہوتے ہیں اور نہ ہی سفر حیات میں دیگر اقوام عالم کے ہمدوش چلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کی ذہنی ، جسمانی و روحانی صلاحیتیں اور توانائیاں اس قدر روبہ زوال ہوجاتی ہیں کہ وہ مادی اور روحانی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے بجائے مفلوج اور معطل ہوکر رہ جاتے ہیں لہٰذا جسمانی و روحانی صحت کا تحفظ انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی ، اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم پیغمبر اسلام کے عطا کردہ فطری نظام حیات کی طرف رجوع کرتے ہو ئے اس لعنت کے خلاف جہاد میں حصہ لیں ، اس کے نقصانات اور اسباب تحریم کا تجزیہ کریں اور اس مسئلہ کا حل تلاش کرتے ہوئے ہم اس کے انسداد کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنی کوششوں کو مفید اور موثر بنا سکیں۔

منشیات کا مفہو م و اقسام : منشیات کا اطلاق ان تمام نشہ آور اشیاء پر ہوتا ہے جن کے استعمال سے اعصاب اور حواس وقتی یا جزوی طور پر متاثر ہوں اور منفی نتائج کا پیش خیمہ ہوں، چاہے وہ مشروبات کی شکل میں ہوں یا جامد حالت میں مثلاً وہ مشروبات جو مختلف پھلوں یا اجناس سے اس طرح بنائے جائیں کہ نشہ آور ہوجائیں جنہیں قرآن حکیم نے خمر (۲) کہا ہے، یا وہ نشہ آور اشیاء جو مختلف پودوں اور مائعات سے تیاری کی جائیں اور ان میں نشہ کے اثرات موجود ہوں مثلاً افیون، چرس، بھنگ، ہیروئن وغیرہ۔

قرآن حکیم میں خمر (شراب) کے علاوہ دیگر منشیات کا ذکر موجود ہے؟ قرآن حکیم میں شراب کی حرمت کے متعلق تو واضح اور قطعی نصوص موجود ہیں تاہم ان سے دیگر منشیات کی حرمت کا بھی ثبوت ملتا ہے، دلائل حسب ذیل ہیں۔

(الف) چونکہ عہد نبوی میں نشہ آور مشروبات میں خمر (شراب) ہی کا استعمال عام تھا اور یہی ایک نشہ عربوں کے ہاں مقبول تھا اس لئے قرآن حکیم نے اس سے متعلق احکام وہدایات کو بیان کیا ہے۔ اگر آنحضور اکرم ﷺ کی سیرت کا بغور سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی

ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ اخلاق حسنہ اپنانے کی تاکید کی ہے افعال شنیعہ اور اخلاق ذمیمہ سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔ ہم سچے اور صحیح مسلمان کہلانے کے اس وقت حقدار ہوں گے جب ہم ہر بات میں آپ ﷺ کا اتباع کریں گے۔ اتباع رسول ﷺ میں اگر ہم نے کوتاہی کا مظاہرہ کیا تو دین و دنیا میں ناکامی و نامرادی ہمارا مقدر بن جائے گی۔ آنحضور ﷺ نے جہاں دیگر افعال شنیعہ سے مسلمانوں کو باز رہنے کا حکم دیا ہے وہاں منشیات کے استعمال سے بھی اپنی امت کو منع کیا ہے۔

شراب کی لغوی و اصطلاحی تعریف: آنحضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ (۳)

ایک دوسری روایت میں ہے حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت نے ہر اس چیز سے منع فرمایا جو نشہ لائے اور بعد میں سست کردے (۴) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے منشیات کے استعمال سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کے وقت عرب معاشرے میں منشیات میں "خمر" زیادہ مستعمل تھی۔ "خمر" کا مادہ ''خ م ر'' ہے جس میں ڈھانپ دینے، چھا جانے اور کسی چیز میں خلط ملط ہو کر خلل کا باعث ہونے کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ اسی مناسبت سے "شراب" کو بھی خمر کہا گیا ہے کیونکہ یہ عقل پر چھا جاتی ہے خلل ڈالتی ہے۔ (۵) شراب مسکر ہے اور ہر مسکر چیز عقل کو ڈھانپ دیتی ہے۔ منشیات کے استعمال سے انسان میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے اس وجہ سے اسلام نے خمر کے استعمال کو حرام ٹھرایا ہے۔ عرب چونکہ زمانہ قدیم سے شراب کے عادی تھے۔ فوراً اس کے استعمال سے رک جانا ان کے لئے آسان نہیں تھا۔ اس وجہ سے اسلام میں حرمت شراب کے احکام بھی تدریجا" نازل ہوئے بالا خر شراب کے استعمال کو کلیتہ "حرام قرار دے دیا گیا۔ ہجرت مدینہ کے بعد شراب کی حرمت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں احکام نازل ہوئے۔ قرآن مجید میں ارشاد بانی ہے۔

یسئلو نک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس وا ثمھما اکبر من نفعھما (٦)

تجھ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی لوگوں کے لئے اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مفتی محمد شفیع صاحب اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ شراب اور جوئے میں اگرچہ لوگوں کے کچھ ظاہری فوائد ضرور ہیں۔لیکن ان دونوں سے بڑی بری باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو ان کے منافع اور فوائد سے بڑھی ہوئی ہیں اور گناہ کی باتوں سے وہ چیزیں مراد ہیں جو کسی گناہ کا سبب بن جائیں مثلاً شراب میں سب سے بڑی خرابی ہے کہ عقل و ہوش زائل ہو جاتا ہے جو تمام کمالات اور شرف انسانی کا اصل اصول ہے کیونکہ عقل ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسانوں کو برے کاموں سے روکتی ہے جب وہ نہ رہے تو ہر برے کام کے لئے راستہ ہموار ہو گیا۔(۷)

آیت مذکورہ میں شراب کو صاف طور پر حرام قرار نہیں دیا گیا یہاں صرف اس کی خرابیاں اور مفاسد بیان کئے گئے ہیں یہ بتایا گیا ہے کہ شراب نوشی سے انسان بہت سے گناہوں اور مفاسد میں مبتلا ہو سکتا ہے لہذا اس کے ترک کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے بعض صحابہ کرام نے اس آیت کے نزول کے ساتھ شراب نوشی ترک کر دی بعض صحابہ کرام کا خیال تھا کہ اس آیت کے نازل ہونے سے شراب کو کلیتہ حرام قرار نہیں دیا گیا بلکہ مفاسد دینی کی وجہ سے اس کو سبب گناہ قرار دیا گیا ہے لہذا ہم اس بات کا اہتمام کریں گے کہ وہ مفاسد جو سبب گناہ ہیں رونما نہ ہونے پائیں تو پھر اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔اس لئے شراب کے استعمال کو جاری رکھا گیا یہاں تک کہ ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے صحابہ کرام میں سے چند دوستوں کو اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا۔کھانے کے بعد حسب دستور شراب نوشی کی گئی اس حال میں نماز مغرب کا وقت آ گیا سب نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو ایک صاحب کو امامت کے لئے آگے کھڑا کیا گیا انہوں نے نشہ کی حالت میں جو تلاوت شروع کی تو سورہ قل یا ایہا الکافرون کو غلط

پڑھااس پر شراب کے استعمال کو روکنے کے لئے دوسرااقدام اٹھایا گیااور یہ قرآنی آیت نازل ہوئی۔

یا ایھاالذین آمنو الا تقر بو ا الصلوٰ ۃ و انتم سکریٰ (۸)

یعنی اے ایمان والوں تم نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔ اس آیت میں خاص نماز کے اوقات میں شراب نوشی کو قطعی طور پر حرام قرار دے دیا گیا۔

مندرجہ بالا آیات میں "سکر" کا لفظ استعمال ہوا ہے مولانا مودودی اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے آیت میں سکر یعنی نشہ کا لفظ ہے اسلئے یہ حکم صرف شراب کے لئے خاص نہ تھا بلکہ ہر نشہ آور چیز کیلئے عام تھااور اب بھی اس کا حکم باقی ہے اگر چہ نشہ آور اشیاء کا استعمال بجائے خود حرام ہے۔ لیکن نشہ کی حالت میں نماز پڑھنا دوہرااور عظیم تر گناہ ہے۔(۹) اس آیت کے بعد حرمت شراب کے سلسلہ میں تیسری آیت نازل ہوتی ہے جس میں خمر کو رجس من عمل الشیطٰن قرار دیتے ہوئے اس کے استعمال کو کلیتہ "حرام قرار دے دیا گیا۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۹ اور سورہ نساء کی آیت نمبر ۴۳ میں شراب کی حرمت کے بارے میں احکام آچکے تھے لیکن سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۰ میں "خمر" کو کلیتہ "حرام قرار دے دیا گیا چونکہ صحابہ کرام کی اخلاقی تربیت مکمل ہو چکی تھی اور اتباع رسول ﷺ کا جذبہ ان کے اندر درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا اور انہوں نے اپنی زندگیوں کو آنحضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ڈھال رکھا تھا۔ اس وجہ سے شراب کی حرمت کے احکام نازل ہوتے ہی انہوں نے شراب نوشی کو فوری طور پر ترک کر دیا مولانا مودودی سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۰ کی تشریح کرتے ہوئے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں "جب یہ آیت نازل ہوئی آپ ﷺ نے اعلان کر دیا کہ اب جن کے پاس شراب ہے وہ نہ اسے پی سکتے ہیں نہ بیچ سکتے ہیں بلکہ وہ اسے ضائع کر دیں چنانچہ اس وقت مدینہ کی گلیوں میں شراب بہا دی گئی بعض لوگوں نے پو

چھا ہم یہودیوں کو تحفہ کیوں نہ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "جس نے یہ چیز حرام کی ہے اس نے اسے تحفتا دینے سے بھی منع کر دیا ہے" بعض لوگوں نے پوچھا ہم شراب کو سرکے میں کیوں نہ تبدیل کریں؟ آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا اور حکم دیا کہ نہیں اسے بہادو۔ ایک صاحب نے با اصرار دریافت کیا کہ دوا کے طور پر استعمال کی اجازت ہے؟ فرمایا نہیں وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے ایک اور صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایک ایسے علاقے میں رہنے والے ہیں جو نہایت سرد ہے اور ہمیں محنت بھی کرنی پڑتی ہے ہم لوگ شراب سے تھکان اور سردی کا مقابلہ کرتے ہیں آپ ﷺ نے پوچھا جو چیز تم پیتے ہو نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو اس سے پرہیز کرو۔ انہوں نے عرض کیا مگر ہمارے علاقے کے لوگ تو نہیں مانیں گے فرمایا "اگر وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ کرو"۔ (۱۰)

شراب نوشی کی حد یعنی سزا: جہاں تک شراب نوشی کی حد کا تعلق ہے، اس کے واجب ہونے کا سبب، بالخصوص خمر (انگور کی شراب) پینا ہے، خمر تھوڑی مقدار میں پی ہو یا زیادہ مقدار میں، حد عائد ہو جاتی ہے، شراب نوشی کی حد کا واجب ہونا نشہ چڑھنے Intoxication پر موقوف نہیں ہے۔ البتہ حد نشہ (حد السکر) کے واجب ہونے کا سبب سوائے شراب (خمر) کے کسی ایسے نشہ اور مشروب Intoxicating کے پینے سے پیدا ہونے والا نشہ ہے جو منجملہ ان مشروبات کے ہو جنہیں نشہ آوری کے لئے تیار کیا جاتا ہے، مثلاً کھجور کا رس، کشمش کا رس، انگور یا کھجور یا، تھوڑا پکایا ہوا یا اتنا پکایا ہو کہ ایک تہائی رس اڑ جائے اور اسی قسم کے دوسرے نشہ آور مشروبات۔

جہاں تک شراب کی حد کے واجب ہونے کی شرطوں کا تعلق ہے، از انجملہ عقل Sanity اور بلوغت Maturity ہے، لہٰذا دیوانے insane اور نابالغ Adolescent پر حد عائد نہیں ہوتی کیونکہ اسے (موجب حد فعل اور اس کے انجام کی) سمجھ بوجھ نہیں ہوتی، ایک شرط اسلام ہے، چنانچہ ظاہر الروایۃ کی رو سے ذمی اور مستأمن حربی (بر سر جنگ دشمن ملک کا شہری

جس نے اسلامی مملکت میں پناہ لی ہو) پر شراب یا کوئی اور نشہ آور مشروب پینے سے حد واجب نہیں ہوتی۔(۱۱)

ایک شرط یہ ہے کہ شراب کسی ناگزیر ضرورت کے تحت نہ پی ہو، چنانچہ اس شخص پر حد عائد نہیں ہوتی جسے شراب پینے پر مجبور کیا گیا ہو اور نہ ہی اس شخص پر حد واجب ہوتی ہے جس نے بھوک یا پیاس سے تنگ آ کر شراب پی ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ حد سزائے محض ہے لہٰذا یہ نافذ بھی جرم محض (جرم برائے جرم) کی پاداش میں کی جائے گی، نابالغ یا دیوانے کے فعل پر جرم کی اصطلاح صادق نہیں آتی، اسی طرح بھوک، پیاس یا کسی جبر کے تحت شراب پینا جائز ہے لہٰذا ایسی حالت میں شراب نوشی جرم قرار نہ پائے گی۔

غیر مسلم کی شراب نوشی کا حکم: ہمارے اکثر مشائخ کے نزدیک ذمیوں (اسلامی مملکت کے غیر مسلم شہریوں) کو شراب پینے کی اجازت ہے لہٰذا ان کا شراب پینا جرم نہیں ہے، بعض مشائخ کے نزدیک ذمیوں کے لئے بھی شراب پینا حرام ہے لیکن ہم ان سے تعرض نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی ان کے دینی معاملات میں دخل دینا چاہتے ہیں اگر ان پر شراب نوشی کی حد نافذ کی جائے تو یہ فی الواقع ان کے معاملات میں دخل اندازی ہوگی اس لئے کہ اس سے ان کے لئے شراب نوشی ممنوع ہو جائے گی (اور ممانعت کا معنی ہے دخل اندازی) حسن بن زیاد سے روایت ہے کہ اگر وہ شراب نوشی کریں اور مدہوش ہو جائیں تو ان پر حد نافذ ہوگی مدہوشی کی بنا پر نہ کہ شراب نوشی کی وجہ سے اس لئے کہ مدہوشی ہر مذہب میں حرام ہے، اور حسن کی رائے ہی مستحسن ہے۔(۱۲)

مشروب میں پانی کی مقدار غالب نہ ہو: وجوب کی ایک شرط یہ ہے کہ شراب نوش کرتے وقت تک مشروب پر شراب (خمر) کا نام صادق آتا ہو کیونکہ شراب کی حد واجب ہونا اس پر موقوف ہے، چنانچہ اگر شراب میں پہلے پانی ملایا گیا ہو اور پھر اسے پیا گیا ہو تو اس صورت میں دیکھا یہ جائے گا کہ اگر تو اس آمیزے میں پانی غالب ہو (یعنی پانی کی مقدار شراب کی

مقدار سے زیادہ) تو اس کے پینے والے پر حد واجب نہ ہوگی کیونکہ پانی کے غلبہ کی صورت میں اس آمیزے پر شراب کا نام صادق نہیں آتا اور اگر شراب غالب ہو یا پانی اور شراب کی مقدار برابر برابر ہو تو حد نافذ ہوگی کیونکہ یہ ہنوز شراب ہی کہلائے گی اور بعض شراب نوشوں کی یہی عادت ہوتی ہے کہ وہ اس میں پانی ملا کر پیتے ہیں، اسی طرح اگر کوئی شخص شراب کی تلچھٹ پی لے تو اس پر حد عائد نہ ہوگی کیونکہ شراب کی تلچھٹ کو شراب نہیں کہتے، اگر چہ یہ شراب کے اجزاء سے خالی نہیں ہوتی۔ شراب کے واجب ہونے کے لئے پینے والے کا مذکر Male ہونا شرط نہیں ہے، چنانچہ مذکر ہو یا مؤنث Female ہر ایک پر حد عائد ہوگی، آزاد ہونا بھی شرط نہیں ہے، البتہ غلام پر نافذ ہونے والی حد کی مقدار آزاد پر نافذ ہونے والی حد کی مقدار کا نصف ہوگی، محض منہ سے شراب کی بو آنے پر حد واجب نہ ہوگی کیونکہ منہ سے شراب کی بو آنا شراب نوشی کی دلیل نہیں ہے، اس لئے ممکن ہے اس نے شراب سے کلی کی ہو اور پی نہ ہو یا جبر کے تحت یا بھوک پیاس سے مجبور ہو کر پی ہو، اسی طرح اگر کوئی شخص شراب کی قے کرے تو اس پر بھی حد عائد نہ ہوگی، بوجہ مذکورہ۔ (۱۳)

دیگر نشہ آور مشروبات کا حکم: جہاں تک ان مشروبات کا تعلق ہے جو کھانے والی اشیاء سے تیار کئے جاتے ہیں، مثلاً گندم، جو، باجرہ، مکئی، شہد، انجیر اور شکر وغیرہ سے، تو ان کے پینے پر حد عائد نہیں ہوتی کیونکہ ان کو پینا امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک حلال ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر چہ ان کا پینا تو حرام ہے لیکن یہ حرمت اختلافی مسئلہ ہے، لہٰذا ان کا پینا جرم محض نہیں ہے اس لئے سزائے محض (حد) بھی عائد نہ ہوگی چاہے ان کے پینے سے نشہ کیوں نہ آجائے، یہی قول صحیح ہے کیونکہ جب کوئی مشروب قطعی طور پر حرام نہ ہو تو پھر اس کے پینے سے چڑھنے والے نشے کا بھی کوئی لحاظ نہ ہوگا، جیسے بھنگ وغیرہ پینا۔ (۱۴)

مجنون آدمی نے اپنے چھوٹے بیٹے کو شراب پلایا تو اس پر تعزیر ہوگی نہ کہ حد۔ (۱۵)

تمام منشیات کی حرمت: دور حاضر میں شراب کے علاوہ مختلف اقسام کی منشیات نہ صرف استعمال ہو رہی ہیں بلکہ ان کے استعمال میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ تمام منشیات

."خمر" کے زمرے میں آتی ہیں۔ خواہ ان کی ہیت اور شکل وصورت کچھ بھی ہو کیونکہ آنحضورﷺ کا فرمان ہے کہ "ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے" نبی پاک کے اس فرمان کی روشنی میں وہ تمام اشیاء (خواہ مائع شکل میں ہوں یا ٹھوس شکل میں) جن کے استعمال سے نشہ ہوتا ہے وہ سب کی سب اسلام کے نزدیک حرام ہیں اوران کا استعمال کرنا حرام اور ممنوع ہے یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں شراب کو منشیات کے زمرے میں شامل نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ شراب کا استعمال وہاں عام ہے جبکہ اسلام میں شراب کو "ام الخبائث" گردانا گیا ہے۔ اور یہ منشیات کی اقسام میں سے ایک ہے۔ جس طرح اسلام میں شراب حرام ہے ویسے ہی دیگر منشیات ازقسم بھنگ، چرس، افیون ہیروئن اور کوکین وغیرہ سب حرام ہیں اور وہ سب نشہ آور اشیاء کے زمرے میں آتی ہیں ان نشہ آور اشیاء کو شراب پر قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ نشہ سب میں مشترک علت ہے شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں منشیات کے استعمال کے بارے میں تحریر کرتے ہیں "واضح ہو کہ نشہ آور چیز کھا کر عقل کا زائل کرنا عقل کے نزدیک قطعی قبیح فعل ہے اس لئے اس میں نفس کو عادت بہیمہ میں ڈال دینا اور ملکیت سے نہایت درجہ بعید ہو جانا ہے اور خلق الٰہی کو بدلنا ہے اس لئے کہ اس شخص نے اپنی اس عقل کو بگاڑ دیا اور اس میں مصلحت منزلیہ اور مدنیہ کا فاسد کرنا اور مال کا ضائع کرنا اور ھیئات قبیحہ کا اپنے اوپر طاری کرنا ہے جن سے وہ مضحکہ اطفال بن جاتا ہے" (۱۶)

منشیات کے استعمال سے انسان انسانیت کے شرف سے گر کر بہائم کے درجہ میں چلا جاتا ہے جہاں اس کے اندر غور وفکر کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی۔

شراب کی اصل وجہ حرمت اس کا اثر ہے۔ اس کے استعمال سے انسان اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اسی طرح دیگر منشیات بھی اپنی علت یعنی نشہ کی وجہ سے حرام ہیں آنحضورﷺ نے شراب کی حرمت متعدد مواقع پر بیان فرمائی ہیں، حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ "نشہ تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے اور تمام کبائر گناہوں سے بڑا گناہ ہے جو پی لیتا ہے وہ بدمست ہو کر اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی پر جا پڑتا ہے" (۱۷) ایک دوسری حدیث

میں آنحضور ﷺ نے فرمایا "شراب سے بچو" کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے نشے سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت کی ہے تیار کرنے والا تیار کروانے والا پلانے والا اٹھا کر لے جانے والا، منگوانے والا بیچنے والا خریدنے والا مفت دینے والا اور دام لے کر کھانے والا (۱۸) آنحضور ﷺ نے دائم الخمر کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایسا ہے جیسا کہ بت کا پجاری۔ یعنی شرابی کو مشرک اور کافر گردانا گیا ہے۔ اسلام میں شرک ایک ایسا گناہ ہے جو کبھی معاف نہیں ہو سکتا شرک کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

ان الشرک لظلم عظیم.(۱۹)

یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ ایک دوسری آیت میں شرک کے بارے میں آتا ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء (۲۰)

یقیناً اللہ تعالیٰ یہ بات تو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے البتہ اس کے علاوہ (گناہ) جسے چاہے معاف کر دے۔

مندرجہ بالا آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شرک نا قابل معافی گناہ ہے لہٰذا جو شخص دائم الخمر ہے۔ وہ اور مشرک برابر ہیں جس طرح مشرک کی بخشش ممکن نہیں اسی طرح دائم الخمر کی بخشش بھی ناممکن ہے سوائے یہ کہ وہ خلوص دل کے ساتھ توبہ کر لے۔ نبی پاک کا ایک اور فرمان ہے کہ "میری امت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو پئیں گے تو شراب لیکن اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔(۲۱) اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ چیز جو نشہ لاتی ہے اسکا نام خواہ کچھ بھی ہو وہ حرام ہے مولانا امین احمد اصلاحی نے اپنی تفسیر تدبر قرآن میں نشہ کو عقل کی نجاست قرار دیا ہے۔ مولانا سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۰ (۲۲) کی تشریح کرتے ہوئے خمر اور جوئے کے بارے میں لکھتے ہیں "شراب اور جوا ان۔

دونوں قوام بیماریاں ہیں کم از کم عرب جاہلیت کی سوسائٹی میں ان کی حیثیت یہی تھی خمر کے متعلق یہ دعویٰ بے بنیاد ہے کہ اس کا اطلاق صرف انگوری شراب پر ہوتا ہے کلام عرب سے اس کی تائید نہیں ہوتی اور ہو بھی تو شراب کی حرمت کی اصل علت اس کے اندر نشہ کا پایا جانا ہے۔ اس وجہ سے ہر نشہ آور چیز کا حکم یہی ہوگا۔ خواہ وہ انگوری ہو یا غیر انگوری۔ اور شریعت کے اس حکمیانہ اصول کے مطابق جس کی مقدار کثیر حرام ہے۔ اس کی مقدار قلیل بھی حرام ہے۔ اس کی ہر مقدار حرام ہوگی تا کہ فتنہ کا دروازہ کلیۃ "بند ہو جائے۔ (۲۳) کنز العمال جلد ۵ میں حرمت شراب کے متعلق آنحضور ﷺ کی احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے تفصیل کے لئے دیکھیے (۲۴)

منشیات کے استعمال سے جہاں عقل متاثر ہوتی ہے وہاں ان کے استعمال سے ایمان پر بھی کاری ضرب لگتی ہے آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے "ایمان اور شراب نوشی دو متضاد چیزیں ہیں۔ (۲۵) آپ ﷺ نے شراب کو بطور دوا استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا اور کہا کہ شراب خود ایک بیماری ہے۔ ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی شراب پر اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر کشید کرنے والے پر اور کشید کرانے والے پر ڈھو کر لانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے وہ ڈھو کر لے جائی گئی ہو ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اس دستر خوان پر کھانا کھانے سے منع فرمایا جس پر شراب پی جارہی ہو۔ ابتدا" آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال سے منع فرما دیا تھا، جن میں شراب بنائی اور پی جاتی تھی بعد میں جب شراب کی حرمت کا حکم پوری طرح نافذ ہو گیا تب آپ ﷺ نے برتنوں پر سے یہ قید اٹھا دی۔ خمر کا لفظ عرب میں انگوری شراب کے لئے استعمال ہوتا تھا اور مجازاً گیہوں، جو، کشمش، کھجور اور شہد کی شرابوں کے لئے یہ لفظ بولتے تھے مگر نبی ﷺ نے حرمت کے اس حکم کو تمام ان چیزوں پر عام کر دیا جو نشہ پیدا کرنے والی ہیں چنانچہ حدیث میں حضور پاک ﷺ کے یہ واضح ارشادات ہمیں ملتے ہیں کہ " کل شراب اسکر فھو حرام" ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔ وانا انھی عن کل مسکر اور میں ہر نشہ آور چیز

سے منع کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے جمعہ کے خطبہ میں شراب کی یہ تعریف بیان کی تھی کہ الخمر ما خامر العقل خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ نیز نبی ﷺ نے یہ اصول بھی بیان فرمایا کہ ماا سکر کثیر ہ فقلیه حرام جس چیز کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے اور ماا سکر الفرق منه فمل الکف منه حرام یعنی جس چیز کا ایک پورا قرابہ نشہ پیدا کرتا ہو اس کا ایک چلو پینا بھی حرام ہے۔(۲۶) کنز العمال جلد ۵ میں حرمت شراب کے متعلق آنحضور ﷺ کی احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھیے (۲۷)

مختلف علماء کرام نے منشیات کے استعمال کے خلاف فتوے دیئے ہیں شاہ عبدالعزیز دہلوی سے کسی نے افیون کے استعمال کے بارے میں پوچھا تو ان کا جواب اس کی نفی میں تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ "افیون کا استعمال کرنا حرام ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ افیون زہر ہے۔ ظاہر طور پر اس سے بدن کو ضرر پہنچتا ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح طب میں مذکور ہے امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابوداؤد نے سنن ابی داؤد میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر

یعنی منع فرمایا رسول ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر سے۔

قال العلماء المفتر كلما يورث الفتور والخدر فى الاطراف

علماء نے کہا کہ مفتر ہر وہ چیز ہے کہ اس سے فتور اور خدر اطراف میں پیدا ہو۔ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی دلیل ہے کہ حشیش یعنی تمباکو وغیرہ مخدرات حرام ہیں، اس واسطے کہ یہ اشیاء اگر چہ مسکر نہیں لیکن مفتر اور مخدر ضرور ہیں۔(۲۸)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ منشیات کی تمام انواع و اقسام انسانی صحت، فکر و عمل کے لئے نقصان دہ اور خطرناک ہیں، آج افغانستان منشیات کی پیداوار کا سب سے بڑا مرکز ہے، بالخصوص

ہیروئن کا یہ کام موجودہ افغان حکومت اور امریکہ کی سرپرستی میں ہو رہا ہے، اس کے اثرات ہمارے ملک پر بھی پڑے ہیں۔ بے شمار افراد اس کی سپلائی اور استعمال میں ملوث ہیں، منشیات کے ذریعہ لاتعداد افراد راتوں رات مالدار ہو گئے ہیں، سعودی عرب و دیگر ممالک میں متعدد افراد ہر سال منشیات کی اسمگلنگ کے سبب سزائے موت و عمر قید کی سزا پا چکے ہیں، جس سے ملکی وقار مجروح ہوا ہے۔ میں سمجھتی ہوں اگر ملک سے منشیات کا خاتمہ کر دیا جائے تو اس سے نہ صرف ملکی استحکام ہوگا بلکہ بے شمار خاندان جو منشیات کے استعمال سے عدم استحکام و مصائب کا شکار دعاء ہے، اللہ تعالیٰ مملکت پاکستان کو استحکام اور دوام عطا فرمائے اور دشمنوں کا خاتمہ فرمائیں۔ (آمین)

حواشی و حوالہ جات

۱۔ سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷

۲۔ سورہ البقرہ ۲۱۹۔ المائدہ۔ ۹۰

۳۔ نقوش رسول نمبر، لاہور ۱۹۸۳ مجلد ۶،

۴۔ نقوش رسول نمبر، لاہور ۱۹۸۳ مجلد ۶،

۵۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۸، ص ۱۰۳۹

۶۔ سورہ بقرہ، آیت ۲۱۹

۷۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد اول کراچی (ادارۃ المعارف) ۱۹۸۲ء ص ۵۲۲

۸۔ سورہ النساء، آیت ۴۳

۹۔ مولانا مودودی، تفہیم القرآن جلد اول لاہور مکتبہ تعمیر انسانیت ص ۳۵۴

۱۰۔ مولانا مودودی، تفہیم القرآن جلد اول لاہور مکتبہ تعمیر انسانیت ص ۲۔۵۰۱

۱۱۔ الکاسانی، ابوبکر علاء الدین بدائع الصنائع ج/ ۷ ص/ ۱۱۹

۱۲۔ الکاسانی، ابوبکر علاء الدین بدائع الصنائع ج/ ۷ ص/ ۱۱۹

۱۳۔ الکاسانی، ابوبکر علاء الدین بدائع الصنائع ج/ ۷ ص/ ۱۱۹

۱۴۔ الکاسانی، ابوبکر علاء الدین بدائع الصنائع ج/۷ص/۱۲۰

۱۵۔ الاستروشی، احکام الصغار مسئلہ ۴۳۹

۱۶۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، مترجم حضرت علامہ محمد عبدالحق حقانی، کراچی، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، جلد دوم، ص ۵۲۳

۱۷۔ نقوش رسول نمبر جلد ۶، بحوالہ: طبرانی معجم اوسط کبیر

۱۸۔ جامع سنن ترمذی کتاب الاشربۃ

۱۹۔ سورہ لقمان، آیت ۳

۲۰۔ سورۃ النساء، آیت ۴۸، ۱۱۶

۲۱۔ سورۃ النساء، آیت ۴۸، ۱۱۶

۲۲۔ اصلاحی، مولانا امین احمد، تدبر قرآن، جلد دوم، لاہور (فاران فاؤنڈیشن) ۱۹۸۶ء، ص ۳۰۲

۲۳۔ اصلاحی، مولانا امین احمد، تدبر قرآن، جلد دوم، لاہور (فاران فاؤنڈیشن) ۱۹۸۶ء، ص ۵۹۰

۲۴۔ علامہ علاء الدین علی متقی کی کنز العمال، الجزالخامس، بیروت ۱۹۸۵ء ص ۵۹۰

۲۵۔ صحیح البخاری

۲۶۔ علامہ علاء الدین علی متقی کی کنز العمال، الجزالخامس، بیروت ۱۹۸۵ء

۲۷۔ علامہ علاء الدین علی متقی کی کنز العمال، الجزالخامس، بیروت ۱۹۸۵ء

۲۸۔ شاہ عبدالعزیز، فتاوی عزیزی، کراچی (قرآن منزل) ۱۹۷۳ء ص ۶۴_۵۶۳